کا علم ہو گیا ہو گا، شریعت کے بیشتر احکام کو معطل کر دینے کے مترادف ہے۔ البتہ عبدالرحمٰن اور امیر مکہ کی احادیث سے یہ بات تو ضرور واضح ہوتی ہے کہ ہلالِ عید کے لیے کم از کم دو گواہ ہونے ضروری ہیں۔

تیسرا قول شہادت کے بارہ میں تیسرا قول یہ ہے کہ ہلالِ رمضان کے لیے ایک شہادت اس وقت کفایت کرتی ہے جبکہ مطلع صاف نہ ہو۔ یہ اس لیے کہ ممکن ہے مطلع صاف نہ ہونے کی بناء پر سب کو چاند نظر نہ آیا ہو۔ اگر مطلع صاف ہے تو پھر ایک جماعت کی شہادت کا اعتبار ہو گا۔ اس لیے کہ دریں حالات خفاءِ ہلال کا تصور بعید از عقل ہے۔ یہ قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔

ہلالِ شعبان رمضان کی یکم تاریخ معلوم کرنے کے لیے ہلالِ شعبان کی نگرانی اور اس کا تحفظ کیا جائے۔ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔"

کہ "رمضان کے لیے ہلالِ شعبان کا احصار کرو۔"

(جاری ہے)

شعر و ادب

جناب فضل رو پڑی

خطاب بہ مسلم

مسلم خفتہ جاگ اب زندہ دلی سے کام لے
باہمی کشمکش کو چھوڑ اور خدا کا نام لے

نام کو بھی نہیں کہیں الفت و ربطِ باہمی
ذاتی عداوتوں میں ہی کٹتی ہے تیری زندگی

ہے کہیں نخوت و غرور اور کہیں نفاق ہے
آہ خلوص کی جگہ باہمی افتراق ہے

بغض بھی دشمنی بھی ہے رشک نہیں لگن نہیں
دیکھ کے جلنا اور کو اچھے ترے چلن نہیں

ہیں کہیں بدگمانیاں اور کہیں ہیں غیبتیں
پھر بھی یہ شکوہ عام ہے ٹلتی نہیں مصیبتیں

غیروں نے لے لیے سبھی جتنے سنہری تھے اصول
ہم انہیں چھوڑ کر ہوئے رسوا، ذلیل اور ملول

بڑھ گیا آگے کس قدر غیر کا کاروان دیکھ
تو بھی ذرا قدم اٹھا اور خدا کی شان دیکھ

دامنِ مصطفیٰؐ کو تو اچھی طرح سے تھام لے
نقشِ قدم پہ ان کے چل حوصلے سے کام لے